

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا
۱۔ لغات : جگر تشنہ : تشنہ جگر، جس کا جگر پیاسا ہو یعنی پیاس
کی آخری حد۔

شرح : میرے دل میں فزاید کی انتہائی پیاس اور تڑپ پیدا ہوئی۔
ساتھ ہی رونے والی آنکھ یاد آگئی اور میں نے سمجھ لیا کہ دل کی اس پیاس اور
تڑپ کو صرف آنکھ ہی کی اشکباری بجھا اور مٹا سکتی ہے۔

۲۔ شرح :- خواجہ حاکمی فرماتے ہیں :

”دوست کو رخصت کرتے وقت جو دردناک کیفیت گزری تھی اور جو اس کے
چلے جانے کے بعد رہ رہ کر یاد آتی ہے۔ اس میں جو کبھی کبھی کچھ وقفہ ہو جاتا ہے اسے
قیامت کے دم لینے سے تعبیر کیا۔ ایسے بلیغ شعر اردو زبان میں کم دیکھے گئے ہیں جو
حالت فی الواقع ایسے موقع پر گزرتی ہے، ان دو مصرعوں میں اس کی تصویر کھینچ دی
ہے، جس سے بہتر کسی اسلوب بیان میں یہ مضمون ادا نہیں ہو سکتا۔“

تیرے رخصت ہونے پر میرے لیے قیامت آگئی۔ ابھی وہ قیامت ٹھہری اور
رکئی نہ تھی کہ پھر تیرے رخصت ہونے کا وقت ذہن میں تازہ ہو گیا اور قیامت از
سر نو برپا ہو گئی۔

۳۔ لغات - نیرنگ : جادو، طلسم، فریب، حیلہ، عجائب و غرائب
غالب نے شعر میں نیرنگ، نظر کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اسے نیرنگ نظر (بے منت
بھی پڑھا جاسکتا ہے، یعنی وہ محبوب، جس کی نظر سراپا طلسم اور سراپا فریب ہے
نیرنگ نظر (بے امانت) بھی پڑھ سکتے ہیں، یعنی وہ محبوب، جو نظر کے لیے سراپا
طلسم اور سراپا فریب ہے۔

شرح :- میری تمنا کی سادگی اور خواہش و آرزو کے بھولپن کو دیکھیے کہ پھر
وہی محبوب یاد آگیا، جس کی نظر سراپا طلسم اور سراپا فریب ہے۔

تمنا کی سادگی یہ ہے کہ جو اپنی خصوصیات کے اعتبار سے کوئی آرزو پوری نہیں